65783-ڈیوٹی کی بنا پر نماز باجماعت ترک کرنا

سوال

میرے والد صاحب بعض اوقات کام کی زیادتی کی بنا پر تراویح اور نماز فجر کے لیے نہیں جاتے، کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب کی عادت ہے کہ رمضان میں وہ تراویح کی نماز نہیں چھوڑتے الا یہ کہ مریض ہوں، اور الحمدللہ وہ دین پر عمل پیرا ہیں، لیکن اب بعض اوقات کام کی زیادتی کی بنا پر نماز کے لیے نہیں جاتے ؟

پسندیدہ جواب

نماز پنجگانہ سب اوقات میں باجماعت ادا کرنی واجب ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جب آپ ان میں ہوں تو انہیں نماز پڑھائيں، ان میں سے چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرے، اور وہ اپنے ساتھ اسلحہ رکھیں، اور جب وہ سجدہ کرچکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائيں}.النساء (102).

اس آیت میں جب اللہ تعالی نے حالت جنگ میں نماز باجماعت واجب کی ہے تو پھر امن وسلامتی کی حالت میں کیسے نہیں ؟

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لیے اقامت کا حکم دوں اور نماز کی اقامت کہی جائے اور ایک شخص کو نماز کی امامت کے لیے کہوں، اور میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں گھروں سمیت جلا کر راکھ کردوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1040).

اور صحیح مسلم میں ہے کہ :

ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنا لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تک لانے والا کوئی نہیں، اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت مانگی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی، جب وہ جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا :

کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب میں کہا : جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو پھر آیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1044).

اس لیے مسلمان شخص کو ہمیشہ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور دنیاوی شغل ومعاملات اسے نماز باجماعت ادا کرنے سے مشغول کرتے ہوئے پیچھے نہ رکھیں.

فرمان باری تعالی ہے :

{اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہ کردیں، اور جو کوئی بھی ایسا کرے گا وہی خسارہ پانے والوں میں سے ہے}.المنافقون(9).

اس لیے آپ اپنے والد کو نصیحت کریں، اور ان صحیح دلائل کو حکمت کے سامنے ان کے سامنے رکھیں اور وعظ کریں.

نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے میں حکم یہی ہے، لیکن تراویح کا معاملہ آسان ہے، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہیں، اگرچہ مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہیں.

مسلمان اپنے آپ کو دنیاوی کاموں میں اتنا نہ کھپا دے کہ وہ اس کی عبادت اور نماز پر ہی غالب آجائیں اور اسے اس سے غافل کردیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کا وصف بیان کیا ہے کہ تجارت اور خرید وفروخت انہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی.

فرمان باری تعالی ہے :

{ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالی کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادتی عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے}.النور(36–38).

ان آیات کے اختتام میں اللہ تعالی نے فرمایا :

{اور اللہ تعالی جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے}.

جو کہ ایک ایسے امر کی طرف اشارہ ہے جسے اپنے رب کی اطاعت وفرمانبرداری سے غافل ہو کر اپنا وہ وقت بھی تجارت اور کام کاج میں صرف کرنے والے لیے سمجھنا بے حد ضروری ہے کہ رزق اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

"اے لوگو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس سے ڈر جاؤ اور کمانے میں اچھائی اور بہتری پیدا کرو، کیونکہ کوئی بھی جان اس وقت تک مرے گی نہیں جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا نہیں کرلیتی، اور اگر وہ رزق اس سے کچھ لیٹ ہو رہا ہے، تو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور حاصل کرنے میں اچھائی اور بہتری پیدا کرو، جو حلال ہے اسے لے لو، اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(2144) نے اسے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر(1698) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لہذا حصول رزق کے لیے اسباب صرف کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کام کاج میں مبالغہ نہ کرے کہ اس کی عبادت کا وقت بھی اسی کام کاج میں صرف ہو جائے، اور اس کی صحت اور بچوں کی تربیت کا وقت بھی کام کاج میں صرف ہوتا رہے، اسے صحیح اور قرب اختیار کرنا چاہیے.

ہمیں امید ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس پر وقف کرینگے اور حقیقتا اس پر غور وفکر کرینگے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ انہیں اچھے اور بہترین اقوال واعمال اوراخلاق اپنانے کی توفیق نوازے ، اورانہیں بہترین پاکیزہ اوربابرکت رزق عطا فرمائے .

واللہ اعلم .